عمدۃ المطالب

ترجمہ

مناقب آل ابی طالب

جلد اوّل

مؤلف شیخ محدّث امام حافظ محمد بن علی شہر آشوب متوفی ۵۸۸ھ

ترجمہ و حواشی۔ ملک العلماء مولانا ملک محمد شریف صاحب قبلہ ملتان

حسب فرمائش

شیعہ جنرل بک ایجنسی۔ محلہ شیعہ۔ لاہور

مطبع انصاف پریس ریلوے روڈ۔ لاہور

معرفتہ نسوی میں ہے۔ کہ سلمہ سے پوچھا گیا۔ کہ تم لوگوں نے درخت کے نیچے رسول اللہ صلعم کی بیعت کس بات پر کی تھی۔ اس نے کہا موت پر۔

احادیث بصیرین میں اصحاب سے روایت ہے۔ احمد بن یسار نے کہا۔ کہ لوگوں نے حدیبیہ کے مقام پر رسول اللہ صلعم کی اس بات پر بیعت کی تھی۔ کہ وہ بھاگیں گے نہیں۔ اور یہ بیعت اپنے مقام پر ایک حقیقت ہے۔ کہ حضرت علیؑ نے کسی جنگ میں فرار نہیں کیا۔ ابن اوفی کی روایت کے بموجب بیعت کرنے والوں کی تعداد ایک ہزار تین سو تھی۔

جابر بن عبداللہ کی روایت کی رو سے یہ تعداد ایک ہزار چار سو تھی۔

ابن مسیب کی روایت کے مطابق تعداد ایک ہزار پانچ سو تھی۔

ابن عباس نے کہا۔ کہ بیعت کرنے والوں کی تعداد ایک ہزار سات سو تھی۔

اس میں کسی کو کلام نہیں۔ کہ ان بیعت کرنے والوں میں منافق بھی شامل تھے جیسے جد بن قیس اور عبداللہ بن اُبی سلول۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی رضامندی کو آیت میں چند اوصاف کے ساتھ مقید کیا ہے اور فرمایا فعلم مافی قلوبھم فانزل السکینۃ علیھم اللہ تعالیٰ نے آیت غار میں ابوبکر پر سکینہ نازل نہیں کیا تھا۔ بلکہ رسول پر سکینہ نازل کیا تھا۔

سدی اور مجاہد نے کہا۔ کہ جس شخص سے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ بیعت کرنے والوں سے راضی ہوا۔ وہ حضرت علی علیہ السلام کی ذات تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے دل کی صداقت اور وفا کو جان لیا تھا۔ بیعت کنندگان پر حکم لگایا گیا تھا۔ واوفوا بعھد اللہ اذا عاھدتم ولا تنقضوا الایمان بعد توکیدھا وقد جعلتم اللہ علیکم کفیلا اللہ سے معاہدہ کرنے کے بعد اسے پورا کرو۔ قسموں کو پکا کرنے کے بعد نہ توڑو۔ اپنے اوپر تم نے اللہ کو کفیل بنا لیا ہے۔

نیز فرمایا۔ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم فمن نکث فانما ینکث علی نفسہ اے محمد جو لوگ آپ سے بیعت کر رہے تھے۔ درحقیقت وہ اللہ سے بیعت کر رہے تھے۔ اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے اوپر تھا۔ جو شخص بیعت توڑ دے وہ اپنی ذات کے لئے عہد شکنی کرے گا۔

بیعت کو بیعت اس لئے کہتے ہیں کہ یہ جان کے عوض ہے۔